بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

بروز جمعرات

اے جہان منتظر خوش باش کاں آمد دلستان

قیمت پیشگی بعد وعدہ

بغیر

جلد (۷)

قادیان میں ہے

فی پرچہ ۲/

نمبر (۱)

مورخہ ۴ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ رجنوری سنہ ۱۹۰۸ء

دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

معذرت

چونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی تقریر بہت طویل تھی اور اس کا ایک ہی اخبار میں نکال دینا ضروری تھا اس واسطے اس ہفتہ میں وہ ترتیب جو پہلے پرچہ میں شائع کی گئی تھی - قائم نہیں رہ سکی - جب یہ تقریریں ختم ہو جائینگی - تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمام مضامین الفتی - ڈاک ولائت - درس قرآن شریف - بدر خزائن وغیرہ وغیرہ حسب معمول اپنی جگہ پر درج ہوتے رہیں گے - انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی دوسری تقریر اگلے اخبار میں نکالی جاوے گی۔

ہفتہ میں ایک بار

بزرگ دوستوں کے مشورہ کے بعد بدر دوست ہفتہ میں ایک ہی بار رہا - دو بار نہیں کیا گیا کیونکہ اس سے بہت اخراجات کے بڑھ جانے کا خوف تھا جو بدر کی مالی حالت برداشت نہ کر سکتی تھی - میں ان دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس پر اظہار خوشنودی کر کے اجازت دی تھی کہ ان کے نام اخبار وی پی کر دیا جاوے۔

اعلان متعلق کتب

جو کتابیں دفتر بدر میں موجود ہیں - ان کے علاوہ اگر کوئی صاحب کتابیں منگوانا چاہیں - تو ان کی قیمت ساتھ آنی چاہیئے - خرید کر کے ارسال کی جاوینگی بغیر اس کے تعمیل میں بہت دقت ہوتی ہے۔

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو - درخواستیں معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں۔

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۴ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ رجنوری سنہ ۱۹۰۸ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایام جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل ہوئی - یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر

یعنے اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ

اسکی تفصیل اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ میں ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رپورٹ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

دعا اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اُس کے فضل اور احسان سے اخبار بدر کا چھٹا جلد ختم ہوا۔ اور اب اس نمبر سے ساتواں جلد شروع ہوا ہے۔ مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کے گذشتہ گناہون کی مغفرت کرے اور آئندہ نیکیون کی توفیق عطا فرماوے اور سال جدید مین ہمکو اپنی پاک رضامندیون کی راہون پر چلاوے اور اپنے رسول کی خدمت مین حصہ وافر عطا فرماوے۔

شکریہ اس کے بعد مین معاونین بدر کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ انہون نے اخبار کی بہتری مین ہر طرح سے کوشش فرمائی اور جلسہ سالانہ پر جو احباب ملے انہون نے جس قدر خوشنودی کا اظہار بدر پر کیا وہ میری بہت کچھ حوصلہ افزائی کا موجب ہوا۔ باوجود ان کمزوریون کے جو تا حال بدر مین ہین اس قدر حوصلہ افزائی سے امید واثق ہے کہ اللہ تعالےٰ اس اخبار کو ہنوز بہت ترقی دینا چاہتا ہے اور اسیواسطے دلون مین اس کی قبولیت کر ڈال دیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رخصت حسب معمول مطبع بدر ایک ہفتہ کیواسطے بند ہوا اور اسی واسطے ۲ر جنوری کا پرچہ نہین نکلا۔ سال کے بعد یہ ایک ہفتہ رخصت اس ضرورت کے واسطے کرنی پڑتی ہے کہ ایام جلسہ مین کارکنان اخبار کا بھی جلسہ مین شامل ہونا اور تقریرون کا سننا ضروری معلوم ہوتا ہے اور احباب کی ملاقات بھی ضروری اس واسطے اخبار کی لکھائی چھپائی کا انتظام نہین ہوسکتا ورنہ جس پابندی سے اخبار نکالا جاتا ہے اس سے دوست یقین کر سکتے ہین کہ بغیر ایسی مجبوری کے پیش آجانے کے بدر چندان رخصتون کا شائق نہین ہے۔

مختصر رپورٹ اب مین جلسہ دسمبر کی مختصر رپورٹ یکجائی طور پر لکھتا ہون جس سے دوستون کو معلوم ہو جائے کہ ان ایام مین کیا کچھ ہوا۔ اور جو تقریرین ان ایام مین حضرت اقدس نے اور دیگر بزرگان نے کین وہ رفتہ رفتہ انشاءاللہ درج اخبار کی جاوینگی الا حضرت اقدس کی ایک تقریر جس اخبار مین شروع کی جاویگی انشاءاللہ اُسی مین ختم کی جاوے گی۔ اور آئندہ کا انتظار نہ دیا جاویگا چنانچہ اس اخبار مین حضرت اقدس کی پہلی تقریر بتمام وکمال درج کیجاتی ہے۔

آمد احباب ۲۶ر دسمبر کے اخبار مین احباب کی آمد کا ذکر اُس تاریخ تک کا کر دیا گیا ہے۔ اُس کے بعد سیالکوٹ سے کوئی ساٹھ ستر آدمی ایسا ہی جمون۔ وزیر آباد گوجرانوالہ۔ جہلم۔ گوجرات۔ لاہور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ۔ لودیانہ۔ جالندہر۔ دہلی اور دیگر مختلف اطراف کی جماعتیں وارد ہوتی رہین۔ ۲۶ر کی شام اور ۲۷ر (یوم جمعہ) کی صبح کو بھی بہت سے آدمی آئے۔ جمعہ کے روز مسجد اقصےٰ کا اندر باہر صحن سب بھر گیا اردگرد کی دوکانون اور گھرون اور ڈاکخانہ کی چھتون پر کھڑے ہوکر احباب نے نماز جمعہ ادا کی اس سے خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ کس کثرت سے امسال احباب کی آمد ہوئی۔ میرے اندازہ مین جمعہ کے روز کل تعداد تخمیناً تین ہزار تھی

تشحیذ الاذہان سب سے اوّل جلسہ تشحیذ الاذہان ہوا جو ہمارے نوجوانون کی انجمن ہے اور جس کا ذکر مین گذشتہ پرچے مین بھی کرچکا ہون یہ اجلاس ۲۵ر دسمبر کو بعد از نماز ظہر ہوا۔ سب سے اوّل حافظ عبد الرحیم صاحب نے رپورٹ سالانہ پڑھی اس کے بعد حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب نے زمانہ موجودہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے نوجوانون کو اس وقت جو کرنا چاہیئے اُس پر تقریر کی ان کے علاوہ دو ایک طالب علم مدرسہ نے اپنا مضمون پڑھا اور اکبر شاہ خان صاحب اور نعمت اللہ صاحب گوہر نے پُر لطف نظمون سے دوستون کو خوش کیا۔ جس کے بعد آخری تقریر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے کی اور واعظ کے مزکی ہونے کی ضرورت کیطرف توجہ دلائی۔ جو سوائے خاصان خدا کے کسی مین نہین پائی جاتی۔

قدرت خداوندی کا ایک عجیب نظارہ ۲۶ر دسمبر کی صبح کو حضرت اقدس باہر سیر کیواسطے تشریف لیچلے۔ احباب جوق در جوق ساتھ ہوئے۔ عاشق پروانہ کی طرح زیارت کے واسطے آگے بڑھتے تھے اس قدر ہجوم تھا کہ سیر پر جانا مشکل ہو گیا۔ حضرت اقدس گاؤن کے باہر ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے تاکہ نو واردین مصافحہ کرلین قریباً دو گھنٹہ تک آپ کھڑے رہے اور عشاق آگے بڑھ بڑھ کر آپ کا ہاتھ چومتے رہے اُسوقت کا نظارہ قابل دید تھا ہر ایک یہی چاہتا تھا۔ کہ سب سے پہلے مین آگے بڑھون اور زیارت کرون۔ ایک دیہاتی دوسرے کو کہہ رہا تھا کہ اس بھیڑ مین سے زور کے ساتھ اندر جا اور زیارت کر اور ایسے موقع پر بدن کی بوٹیاں بھی اڑ جاوین تو پروا نہ کر۔ ایک صاحب بولے کہ لوگون کو بہت تکلیف ہے اور خود حضرت ایسے گرد وغبار مین اتنے عرصہ سے تکلیف کے ساتھ کھڑے ہین۔ مینے کہا لوگ بیچارے سچے ہین کیا کرین تیرہ سو ۱۳۰۰ سال کے بعد ایک نبی کا چہرہ دنیا مین نظر آیا ہے۔ پروانے نہ بنین تو کیا کرین۔ اُس وقت خدا تعالےٰ کی وہ وحی یاد آکر غالب اور سچے خدا کے آگے سر جھک جاتا تھا جس مین آج سے پچیس سال پہلے کہا گیا تھا کہ لوگ دور دور سے تیرے پاس آوین گے۔ یہی بازار اور یہی میدان تھے۔ جنمین کر حضرت اکیلے گذر جاتے تھے اور کوئی خیال نہ کرتا تھا کہ کون گیا ہے اور یہی میدان آج ہزارون آدمیون سے بھر گئے ہین۔ جو صرف اس کی پیاری صورت کے دیکھنے کے عاشق ہین۔ کاش اگر اب بھی مخالف سوچین اور غور کرین کہ کیا یہ انسان کا کام ہے کہ وہ ایسی بات اپنے پاس سے بنائے اور پھر وہ ایسے زور سے پوری بھی ہو جائے۔

خطبہ نکاح ظہر اور عصر ہر دو نمازین مسجد اقصیٰ مین جمع کرکے پڑھی گئین۔ بعد نماز مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب کے لڑکے عبد الحمید اور لڑکی کا نکاح ان کے بھائی مخدومی شیخ عبد الرحمٰن صاحب کی لڑکی اور لڑکے عبد العزیز کے ساتھ ہوا۔ خطبہ نکاح مین حضرت مولوی نورالدین صاحب نے نکاح کے مقصد پر ایک لطیف تقریر فرمائی۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحبان کے واسطے اپنے فضل و کرم سے یہ نکاح موجب برکات اور رحمت کرے۔ بعد نکاح میر قاسم علی صاحب نے ایک منظوم مبارکنامہ پڑھا۔ ہر دو نکاح مین مہر ایک ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔

تقریر حضرت اقدس ۲۷ تاریخ روز جمعہ کو مسجد اقصےٰ مین جمعہ پڑھا گیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ پڑھا۔ نماز جمعہ کے ساتھ ہی نماز عصر جمع کیگئی اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک تقریر فرمائی۔ جو کہ اسی اخبار مین ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ تقریر کے بعد احباب بیعت دیر تک مصافحہ کرتے رہے۔

صبح کا سیر ۲۸ر تاریخ کی صبح کو حضرت اقدس بہمراہی خدام سیر کیواسطے تشریف لیگئے۔ احباب بہت کثرت سے تھے مگر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ چودہری مولا بخش صاحب۔ ملک محمد حیات صاحب۔ حکیم محمد عمر صاحب اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے نہایت انتظام کے ساتھ تمام دوستون کو لمبی قطار کی صفون مین حضرت اقدس کے پیچھے پیچھے ایسی طرح سے چلایا۔ کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔ سب نے زیارت کی اور گرد و غبار بھی نہ اُٹھا۔ باہر میدان مین ایک جگہ حضرت اقدس

بیٹھ گئے اور وہان ایک اور نسری دوست نے اور ان کے بعد ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب نے نظمین پڑھین جن کا احباب پر بہت اثر ہوا۔ کیونکہ وہ درد دل سے لکھی ہوئی تہین۔

حضرت کی دوسری تقریر

اسدن پہر ہر وہ نمازین مسجد اقصی مین جمع ہوئین۔ جن کے بعد حضرت اقدس نے دوسری تقریر کی۔ جو انشاء اللہ عنقریب اخبار مین ہدیہ ناظرین ہوگی۔ اس تقریر کے بعد حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی اور نعمت اللہ صاحب گوہر نے نظمین پڑہین اور ان کے بعد مولوی عبد اللہ صاحب سنگن بھینی نے ایک مضمون کا کچھ حصہ پڑھا۔ جو انشاء اللہ درج اخبار ہوگا۔

روانگی

کچھ دوست تو جمعہ کے بعد یا ہفتہ کی صبح کو یہان سے روانہ ہو گئے تہے لیکن حضرت کی دوسری تقریر کے بعد بہت سے دوست تشریف لے گئے۔ اور پہر رفتہ رفتہ ۳۰ر ۳۱ر اور پہلی تک ایک بڑا مجمع رخصت ہوتا رہا لیکن بعض دوست ۲ر ۳ر جنوری تک ہی رہے اور بعض اب تک بہی ایام جلسہ سے آئے ہوئے موجود ہین۔

بیعت

ایام جلسہ مین ہر روز بیعت کا سلسلہ جاری رہا بیعت کرنیوالے بعض دفعہ اس کثرت سے ہوتے تہے کہ سب تک حضرت کا ہاتھہ کیا آواز بہی نہ پہونچ سکتی تہی۔ اس واسطے ناچار لوگ اپنی پگڑیان اُتار کر اور ایک دوسرے کے ساتہہ باندھہ کر دور دور تک پہونچاتے رہے اور دو تین آدمی درمیان مین کہڑے ہو کر بلند آواز سے حضرت کے الفاظ آگے پہونچاتے رہتے تہے۔ اس طرح بیعت ہوتی تہی۔ اب ایسی حالت مین بیعت شماری کس طرح سے کی جاسکتی ہے۔ اب تو خدا تعالے اس سلسلہ کے ممبرون کو اس کثرت سے بڑہا رہا ہے اور ایسی روز افزون ترقی ہو رہی ہے۔ کہ وہ جو حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو کہا گیا تہا۔ کہ آسمان کی طرف دیکھ کیا کوئی اس کے ستارون کو گن سکتا ہے ایسا ہی تیری اولاد بہی گنی نہ جائے گی۔ یہی حال اس ابراہیم کی اولاد روحانی کے ساتہہ بہی ہو رہا ہے۔

انتظام لنگرخانہ

لنگر خانہ کے انتظام کے واسطے بہمہ وجوہ پیش بندیان کی گئی تہین۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ حکیم فضل الدین صاحب۔ مفتی فضل الرحمن صاحب قاضی امیر حسین صاحب دیگر مدرسہ کے اساتذہ اور طلبا نے بطور والنٹیرز کے مہمانون کے کہانا کہلانے مین بہت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے

لیکن مہمانون کی آمد اندازے سے بہت ہی زیادہ ہوگئی ہتی۔ اور اس وجہ سے بعض مہمانون کو ایک دن کہانا بہت دیر مین ملا۔ روٹی کافی طیار ہتی مگر جگہ تنگ تہی اور تہوڑے آدمی ایک وقت مین کہا سکتے تہے اس واسطے بہت دیر ہوگئی اور بعض مہمان بغیر کہانا کہانے کے سونے کے کمرون مین چلے گئے۔ مہمان یہان اس واسطے نہین آتے کہ کہانے پینے کا کوئی خیال کرین۔ اس واسطے انہون نے صبر کیا۔ کسی کے سامنے انہون نے شکایت نہ کی اور بغیر کہانا کہانے کے رات کو سو گئے۔ کسی کے سامنے وہ ذکر کرتے تو وہ ان کے ساتہہ ہمدردی کرتا۔ مگر جب انہون نے صبر کیا اور کسی کے ساتہہ ذکر نہ کیا۔ تو اُن کو یہ انعام ملا۔ کہ خود خداوند عالم نے اُن کے ساتہہ ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور براہ راست آسمان سے اللہ کے رسول کے پاس رات کو پیغام پہونچا۔ کہ الطعموا الجائع و المعتر بہوکے اور مضطر کو کہانا کہلا۔ صبح سویرے حضور نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رات بعض مہمان بہوکے رہے ہے اسی وقت آپ نے ناظمان لنگر خانہ کو بلایا اور بہت تاکید کی کہ مہمانون کی ہر طرح سے خاطر داری کی جاوے۔ اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ اور یہ بہی فرمایا۔ کہ سال آئندہ کے واسطے کافی انتظام پہلے سے کرنا چاہیئے۔

کانفرنس صدر انجمن احمدیہ

۲۸ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بعد از نماز مغرب صدر انجمن احمدیہ کی کانفرنس ہوئی۔ جس مین بیرونجات کی اکثر انجمنون کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ موجود ہتے۔ سکرٹری صاحب کی پیش کردہ رپورٹ مختلف صیغون کی پڑہی گئی اور اس کے بعد بجٹ برائے ۱۹۰۸ء پیش ہوا۔ بجٹ کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے تمام ضروری امور پر ایک مفصل بحث دلچسپ پیرایہ مین کی اور ان کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ جس مین ظاہر کیا۔ کہ قرآن شریف کے رُو سے کس قسم کی انجمنون کا بنانا جائز ہے۔ اور کس قسم کی انجمنون کا بنانا ناجائز ہے۔ یہ تقریر ایک نہایت لطیف پیرایہ مین تہی اور اس سے ظاہر ہوتا تہا کہ قرآن شریف علوم کا ایک ایسا سمندر ہے کہ اس مین ہر ایک ضروری چیز پائی جاتی ہے۔ یہ تقریر انشاء اللہ کسی دوسرے اخبار مین درج کی جاویگی۔

بجٹ کا مختصر نقشہ اگلے کالم مین درج کیا جاتا ہے۔ اس سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس قدر اخراجات سال ۱۹۰۸ء کیواسطے درپیش ہے۔

خلاصہ بجٹ پیشکردہ سکرٹری صاحب خلاصہ بجٹ برائے ۱۹۰۸ء مفصلہ ذیل ہے۔

آمد

نام صیغہ	آمد تا اخیر ۱۹۰۷ء	بجٹ برائے ۱۹۰۸ء
۱۔ تعلیم	۹۰۸۵	۱۰۱۰۰
۲۔ اشاعت اسلام	۱۰۱۰۹	۱۱۸۷۵
۳۔ مقبرہ بہشتی	۴۱۶۰	۵۱۰۰
۴۔ صدقات	۳۱۰۴	۳۲۵۰
۵۔ شفاخانہ	۱۱۷	۵۵۰
۶۔ تعمیر	۸۱۸۸	۳۳۰۰۰
میزان	۳۴۷۶۳	۶۳۸۷۵

خرچ

نام صیغہ	خرچ تا اخیر ۱۹۰۷ء	بجٹ برائے ۱۹۰۸ء
۱۔ تعلیم	۸۱۱۶	۱۴۸۳۶
۲۔ اشاعت اسلام	۱۱۹۳۰	۱۸۲۱۸
۳۔ مقبرہ بہشتی	۱۷۹۰	۳۸۵۴
۴۔ صدقات	۳۲۸۸	۳۶۰۰
۵۔ شفاخانہ	۴۸۶	۱۵۳۰
۶۔ متفرقات	۱۴۸۸	۶۵۶۵
۷۔ تعمیر	۱۲۱۶۷	۴۷۵۶
میزان	۳۹۲۶۵	۹۶۵۵۹

جملہ خریداران میگزین کو اطلاع

تمام خریداران میگزین کو یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے صدر انجمن احمدیہ نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے باقی حساب کو دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ مین منتقل کردیا ہے اس لئے تمام مطالبات رسالہ کے متعلق ایسا ہی ضمیمہ کے متعلق دفتر ریویو سے ہونگی بجائے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ہوا کرینگے۔ ایسا ہی خریداران بھی اس بات کو مد نظر رکہین کہ جب انہون نے چندہ بھیجنا ہو یا اپنے چندے کا حساب دریافت کرنا ہو تو بجائے مینیجر ریویو آف ریلیجنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

گنجینۂ معرفت

جلسۂ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

پہلی تقریر

(مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ)

اللہ تعالیٰ کا شکر سننا چاہیئے۔ اول اللہ جلشانہ کا شکر ہے کہ آپ سب صاحبوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔ باوجود اس بات کے کہ ہزارہا مولوی پنجاب کے اور ہندوستان کے تکفیر میں لگے ہوئے ہیں اور ہم کو کافر اور دجال کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا معجزہ ہے کہ باوجود اس زور مخالفت اور تکفیر کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ چنانچہ اب چار لاکھ سے بھی زیادہ ہو گئی۔ واقعی خدا تعالیٰ کا بڑا معجزہ ہے۔ کہ ایک طرف گروہ کثیر مخالفوں کا دن رات جد و جہد کر رہا ہے۔ طرح طرح کی چالاکی سے منصوبے سوچ رہا ہے۔ کہ کسی طرح یہ سلسلہ بند ہو جائے مگر دوسری طرف خدا تعالیٰ اس کو چلانا چاہتا ہے اور چلا رہا ہے اور مخالف اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

خدا پر کوئی غالب نہیں جانتے ہو! اس میں حکمت کیا ہے؟ اول اللہ تعالیٰ جب کسی کو مامور کرتا ہے۔ جو واقعی طور سے خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو وہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور اس کی ترقی کو کوئی روک نہیں سکتا۔ روکنے والے مر جاتے ہیں۔ ذلیل ہو جاتے ہیں ان کی طاقتیں سلب ہو جاتی ہیں کوششیں رائیگان جاتی ہیں درحقیقت جو اس کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اُسے کوئی نہیں روک سکتا۔ کیونکہ وہ خدا کے ارادہ کے مطابق کام کرتا ہے۔ پس خدا کے ارادے کو اگر کوئی روکے تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ وہ خدا پر غالب آیا۔ مگر خوب یاد رکھو۔ اللہ پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

پچیس برس کی پیشگوئی آج پوری ہوئی دوم۔ آج پچیس چھبیس برس پہلے ان کی نسبت جو اس مجمع میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں خبر دی تھی۔ جب کہ ان میں سے یہاں کوئی بھی نہ آتا تھا۔ براہین احمدیہ۔ جو عرب فارس۔ ہند میں شائع کی گئی اس میں یہ چھپا ہوا الہام موجود ہے جس سے نہ کوئی عیسائی انکار کر سکتا ہے نہ ہندو نہ یہودی نہ مسلمان۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس کتاب پر ریویو لکھا تھا اس کو بھی علم ہے۔ کہ جب وہ آتا تو مجھے اکیلا پاتا۔ غرض براہین کی پیشگوئی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اس کی عبارت کا یہ مضمون ہے۔ کہ کوئی ایسا زمانہ آنیوالا ہے۔ کہ اگرچہ تو اس وقت اکیلا ہے۔ مگر فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ ان کے کھانے کے لئے بھی بندوبست چاہیئے۔ لئے فرمایا۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے دور دراز سے تحفے اور اموال تیرے پاس آئیں گے۔ پھر مجھے حکم دیا۔ کہ ولا تصعر لخلق اللہ یعنے جو آنیوالے ہیں تو ان سے بد خلقی نہ کیجو۔ اللہ تعالیٰ کثرت کا حکم دیتا ہے جب یہ مکان جنگل کی طرح تھا اس گاؤں کے لوگ بھی جانتے ہیں اور امرتسر اور لاہور کے بھی بے خبر نہیں کہ میری یہی حالت تھی۔ کہ میں اکیلا تھا اور یہ مکان بالکل خالی۔ میں پوچھتا ہوں۔

اس کی نظیر لاؤ اس سے زیادہ عظیم الشان معجزہ کیا ہونا چاہیئے۔ اسی میں خدا کی طاقت اور نصرت پائی جاتی ہے۔ بلا خدا کے ارادے کے ایسا کون شخص ہے جو کہے کہ ہزارہا آدمی آئیں گے اور کہے بھی اپنے گمنامی کے زمانے میں۔ جتنے انبیاء پہلے گذرے ان کے کچھ بہت معجزے نہیں ہوتے تھے یہ معجزہ ہر پہلو سے ثابت ہے کوئی بڑا ہی ہٹ دھرم ہو اور جس میں ایمان نہ ہو۔ تو وہ اس سے انکار کر سکتا ہے۔ مذہبی مخالفت میں لوگ جھوٹ بولنا بھی ثواب سمجھتے ہیں۔ مگر کوئی ہندو آ کر قسم کھائے۔ کہ اس زمانہ میں جب یہ پیشگوئی شائع ہوئی۔ کبھی کوئی آدمی آتا تھا۔ اور کیا یہ لاکھوں روپیہ اس وقت بھی آتا تھا ہرگز نہیں۔ پس کیا یہ خدا کا کام نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ یہ اتفاقی بات ہے تو کوئی اور ایسا اتفاقی واقعہ پیش کیا جائے۔ صرف بہانہ جوئی کے لئے بنائی ہوئی بات قابل قبول نہیں۔ مگر نظیر بتلاتے ہوئے یہ مد نظر رکھنا ہوگا۔ کہ پیشگوئی بھی ہو۔ یعنی پچیس برس پہلے اس نظارہ کی خبر دی ہو اور پھر ایسا ہوا ہو۔ اگر کوئی نہ ملنے۔ تو پھر اس طرح تو کسی نبی کا معجزہ بھی نہ مانا جائے گا۔ جس طرح ہمارے ساتھ خدا نے معاملہ کیا۔ اگر کوئی معترض کذاب ایسی جھوٹی خبر دے سکتا ہے۔ تو ہم اپنا دعوےٰ اور سب کارروائی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ہم طیار ہیں۔ کہ ان کی بات قبول کریں۔

ہندو بھی گواہ ہیں جو لوگ حق کا مقابلہ کرتے ہیں بجز شرمندہ ہونے کے ان کے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں۔ خوابیں تو چوہڑوں اور چماروں کو بھی آتی ہیں ایسی پیشگوئی کے وقوع کی نظیر دکھلاؤ۔ براہین کے اس الہام کے گواہ کئی ہندو ہیں۔ بالخصوص لالہ شرمپت اور ملاوامل اس کے گواہ ہیں کہ ان دونوں جب ہمارے پاس آتے ہمیں اکیلا پاتے۔ اب دیکھیں کہ جیسا کہ پہلے خبر دی گئی تھی۔ مخلوقات کے انبوہ کا یہ حال ہے۔ خدا کے معجزات پر سینگ نہیں ہوتے

مخالفت نے کچھ نہ بگاڑا دیکھو جب ہم نے پیشگوئی کی تو سب مخالف ہو گئے۔ مولوی ہندو سب یکزبان ہو کر مخالفت کرنے لگے۔ فتوے جاری کئے گئے۔ کہ جو ان سے السلام علیکم کرے وہ بھی کافر۔ خوش خلقی سے کوئی بات کرے تو وہ بھی کافر۔ پھر باوجود اس قدر جد و جہد کے کہ راہوں پر بیٹھ کر لوگوں کو روکتے کہ تم نے جا کر کیا کرنا ہے۔ خدا کی بات پوری ہوئی۔ اب خود سوچ کر دیکھو۔ کیا یہ کسی انسان کے بس میں ہے۔ کہ تن تنہا اپنی مشکلات پر غالب آئے۔ ہم کسی کو بالجبر نہیں منواتے بلکہ ہر ایک اپنے طور سے غور کر کے یہ بات سمجھے۔ کہ آیا ہم سچ کہتے ہیں یا نہیں۔ مخالفت کی بھی پہلے خبر دی گئی تھی اور اس کا انجام بھی بتا دیا گیا تھا۔ یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس۔ یعنے لوگ زور لگائیں گے مگر کسی کی پیش نہ جائے گی۔ اور میں اپنی بات کو پورا کر کے دکھا دوں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ اب سوائے اس کے جس کے دل میں ایمان نہ ہو اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ بے ایمان کا تو کوئی مذہب نہیں۔ مذہب کی جڑ سچائی ہے۔ جو سچا نہیں اس کا مذہب بھی کچھ نہیں۔

دوسرا معجزہ ایک پنڈت لیکھرام تھا۔ یہاں مہینہ دو مہینہ رہا بدقسمت کو اسی جگہ کے لوگوں نے بہکایا شوخیوں میں آ کر مباہلہ کے طور پر بد دعا نامہ لکھا۔ کہ جو جھوٹا ہے وہ ہلاک ہو۔ ایک طرف اپنا نام لکھا کہ میں وید کو سچا مانتا ہوں اور قرآن کو جھوٹا جانتا ہوں۔ وید کے رشی تو سچے ہیں مگر پیغمبر اسلام (نعوذ باللہ) جھوٹے۔ پھر میرا نام لیا۔ پھر جیسے کوئی ناک رگڑتا ہے۔ پرمیشر کی منتیں کرتے ہوئے دعائیں کیں کہ جو حق پر ہے۔ اس کے حق میں فیصلہ ہو جائے چھ برس کی میعاد مقرر تھی۔ مگر پانچ برس کے اندر ہی مر گیا۔ بیٹے ہی کا مرہ

کئی معجزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

لاکھوں نشان

خدا تعالےٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فوج در فوج لوگ آئیں گے۔ اس کے ماتحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال رہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے عدالتوں میں پھنسانا چاہا خون کے مقدمے بھی کئے مگر سب جھوٹے نکلے اور وہی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک منصف مزاج حاکم جن کا نام کپتان ڈگلس ہے۔ مجھے کہا کہ ان پر آپ نالش کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو پکڑے جاتے۔ آجکل تین چار گواہ گذار کر پھانسی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گذارے۔ ان میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ مگر جیسا کہ خدا نے میری معرفت پہلے خبر دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤ گے ویسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کیا حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا

خدا سچے جھوٹے میں فرق کر دیتا ہے

یاد رکھو کہ جو مکار اور مفتری ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اللہ فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ کہ فلاں میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے

نیک دل مسافر کے پیچھے دنیا کے کتے

جو سچے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد کتے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ فساد نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کون ہے

بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستھزئون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا

قرآن ایسے وقت آیا ہے جب کل دنیا دار فسادوں میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بدعقیدوں میں گرفتار تھے۔ سچ سچ ظھر الفساد فی البر والبحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عملی حالت درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ

سورۃ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسے آریہ جیو۔ (روح) پرکرتی (مادہ) کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ سے چلے آتے ہیں۔ جیسے پرمیشر آپ سے آپ ہے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پرمیشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمٰن

بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ سناتن دھرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پرمیشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کہ کرموں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کرموں کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کرموں کے سبب غرض گدھا۔ بندر۔ بلا جو کچھ ہوا کرموں سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا۔ سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہونچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کرموں کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ بہوے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے عابد۔ زاہد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

رحیم

یعنے عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (خود اپنی مسلمانوں میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نماز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بچ جائیں گے۔ یعنے جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کیوں خواہ مخواہ تکلیف اٹھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بڑھا ہوا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے قسمت پر چھوڑا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی ولی بننا ہے۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا نام رحیم ہے جو صالح الاعمال۔ عشق و محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اس کے مدارج بلند کروں گا جتنے اولیاء اور بڑے بڑے راستباز ہوئے ہیں ان سب نے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جویندہ یابندہ۔ جس نے مجاہدات کئے اسی نے پایا۔ پس یہ رحیم ان لوگوں کے رد میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالباً چوروں ڈاکوؤں کا بھی یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالک یوم الدین

مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیت سے انکار کرنے والے تو پہر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کیطرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش

یہ چار صفتوں والا خدا ہے۔ جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اے مسلمانو! کہو ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملائک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی چار صفتوں کا تجلی گاہ عرش ہے اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں

حقیقت عرش

عرش کوئی ایسی چیز نہیں جسے مخلوق کہہ سکیں۔ خدا تعالےٰ کے تقدس و تنزہ کا ورار الوریٰ جو مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچھا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمٰن علی العرش استویٰ ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے۔ کہ کوئی تین نہیں جس میں چوتھا وہ نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں چھٹا وہ نہیں اور فرمایا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شئے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ منشا رہتا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس سے یہ مراد ہے

کہ ورا الورا ر مقام جہان مخلوقات کی انتہا ہے یعنے وہ نقطہ جہان۔ جہان ختم ہوتا ہے۔ ایک تنزیہ ہوتی ہے۔ ایک تشبیہ۔ جب کہا مین تمہارے ساتھ ہون اور ہر چیز پر محیط۔ تو یہ تشبیہ ہے۔ اب چونکہ تشبیہ کے مقام مین دہوکہ لگتا تہا۔ کہ خدا محدود اور مخلوقات مین ہے۔ اس لیئے عرنا دیا۔ ذوالعرش العظیم۔ یعنی سمجھایا۔ کہ یہ اس کے تقدس وتطہر وتنزہ کا مقام ہے نہ یہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے۔ قرآن مین استعارے بہت ہین۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی۔ ظاہر آیت تو یہ ہے کہ اندہون کے لیئے بہشت ہے وہ اندہے ہی اُٹھینگے مگر کون بے وقوف ان معنون کو پسند کرتا ہے۔ اصل مطلب ان کے [illegible] ہین۔ جو عمل نیک کریگا وہ اجر نیک پائے گا اور جو حواس خدا ہی سے یہان سے نہ لیجائیگا۔ وہان اندہا ہی رہے گا۔ دنیا مزرعۃ آخرت ہے۔ جو بوئیگا وہی کاٹے گا۔ جاہلانہ نفس کو دہوکہ نہ دو۔ بینائی پیدا کرو۔ جو بینائی یا بہشت یہان سے لے جائیگا۔ وہی آگے پائیگا۔ بغیر یہان کی بصیرۃ کے کچھ نہ ملیگا۔

ایاک نعبد وایاک نستعین

اے خدا تو جو چار صفتون کا مالک ہے تیری پرستش کرتے ہین۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ اللہ کو چار صفتون سے متّصف مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے۔ بلکہ عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے۔ کہ وہ واقعی اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اس کی ربوبیت کو اپنے عملون سے ثابت کرے۔ دیکھو جو خدا کو خدا نہ مانے وہ سب کچھ کرے گا۔ چوری زنا بھی کرے گا جب تک عملی رنگ نہ ہو۔ تو نہ مومن کہلا سکتا ہے نہ وہ فیض پاتا ہے۔ جو اگلے مقربون اور راستبازون پر ہُوا۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے۔ جب آتا ہے تو وہ شخص عملی طور پر فاسقانہ کام نہین کرتا۔ در اصل زبانی حساب انسان کو نجات نہین دے سکتا۔ کیونکہ اسلام

حقیقی اسلام

یہ نہین۔ کہ انسان چند باتین زبان سے مان کر ورد کرتا رہے۔ بلکہ چاہیئے کہ عملی رنگ مین اپنے تئین اس حد تک پہونچا دے

[illegible]

کہ فیض آوے ولی جو اس سے پہلے گذرے صرف اسی حد تک ان کی راستبازی نہ تہی کہ جس طرح آج کل کے لوگ ہین بلکہ وہ گداز ہو گئے ان کی نظر مین سب کچھ فنا تہا۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہگیا تہا اور کسی کا وجود باقی نہ تہا۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تہا۔ کہ اس مین محو و گداز ہو گئے۔ جب انسان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ تو قدیم سے سنت اللہ ہے کہ اس پر انعام واکرام ہوتے ہین۔ ہزارہا اولیا گذرے ہین۔ دار الکفر والشرک مین بہی کم ایسی جگہ ہین جہان دو چار قبرین ایسے بزرگون کی نہ ہون۔ جو ولی اللہ کہلائے۔ جو چور اور ڈاکو ہو۔ لوگ خود سمجھ لیتے ہین۔ اس سے

فوائد محبت

کبھی جو دلی محبت رکھے اگر اور کچھ نہ کرے تو یہ تو ضرور ہوگا کہ اس کے گہر مین چوری نہ کرے گا۔ سمجھتے ہو۔ جب ڈاکوؤن اور چورون سے فایدہ ہو جاتا ہے۔ تو کیا خدا سے نہین ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگان جا سکتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ بڑا رحیم کریم ہے فضلون والا ہے جن لوگون نے اس کے فضل سے انکار کیا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ اونہون نے کبھی اختیار نہین کی۔ ان لوگون پر یقین کرنے والے بے خبر ہین دوستی عمدہ چیز ہے۔ دوستون مین خاص صفات ہوتی ہین۔ جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فایدہ اُٹہائیگا دوست بننے کے یہ معنے ہین کہ اس درجہ کی محبت خالصہ پیدا ہو۔ کہ آپس مین کوئی فرق نہ رہے۔ پھر جب دنیا کے لوگون کی محبت سے فایدہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہین۔ جو خدا کو ایسے عیبناک الزامون سے ملزم کرتے ہین۔ جو بخیل لوگون کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے۔ کہ مکتی دائمی نہین کچھ مدت کے بعد آدمی پہر بندر سور بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ پرمیشر اگر اس سے درحقیقت

نجات دائمی ہونی چاہیئے

بے زار ہوتا۔ تو مکتی مین داخل کیون کرتا۔ پس خدا تعالےٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنے نہین رکہتا کہ راضی ہونے کے بعد بہی اُسے عذاب دینا چاہتا ہے۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہین کر سکتے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے۔ مین تجھ پر راضی ہو گیا تو یہ معنے ہوتے ہین۔ کہ گناہ بہی بخشدیا۔ یہ نہین کہ راضی ہو گیا۔ مگر گناہ نہین بخشے۔

عمل محدود اور نجات غیر محدود کا فلسفہ

یہ لوگ کہتے ہین کہ عمل محدود تھے پس نجات کی مدت بھی محدود ہونی چاہیئے۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کیا جو شخص محب بنتا ہے وہ دو چار سال کے لیئے بنتا ہے۔ جب یہ بات نہین تو انما الاعمال بالنیات۔ ان مین ان کا کیا قصور ہوا کہ پرمیشر نے انہین مار لیا سنو ایک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ جب مر گیا۔ تو کیا کہہ سکتے ہین کہ اب وہ دشمن ہو گیا۔ ہرگز نہین۔ پس یہ سمجھنا نہایت درجہ کے ظلم کی بات ہے۔ جو لوگ نمازین پڑھتے روزے رکھتے ہین تو وہ ساتھ ہی یہ ارادہ نہین کر لیتے کہ دو چار سال کے بعد مرتد ہو جائینگے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہین۔ آگے اب خدا نے انہین مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ان کا کچھ قصور نہین پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لیئے نجات غیر محدود غیر موزون نہین۔

سورۃ فاتحہ مین تمام مذاہب کا رد اور اسلام کی صداقت

قصہ کوتاہ یہ چار صفتین ہین جو لفظی باتین نہین بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکھلایا ہے کہ دنیا مین کوئی خالقیت سے منکر ہے کوئی رحمانیت سے کوئی رحیمیت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہونے سے اس قسم کا تفرقہ تمام مذاہب مین ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک مذہب ہے۔ جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کر دیا۔ پس یہ سورۃ جوامع الکتاب کہلاتی ہے۔ یہ پانچ وقت اسی لیئے پڑھی جاتی ہے کہ لوگ سوچین کہ اسلام نہایت مبارک مذہب ہے اور اس کی یہ تعلیم ہے۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنایا گیا ہے نہ ایسا کہ وہ پیدا نہین کر سکتا اور مکتی اس واسطے نہین دیتا کہ آگے پہر بنائے کیا کیونکہ چند محدود روحین ہین جو آپ سے چلی آتی ہین۔ انہین کو بار بار دنیا مین لاتا ہے۔ اگر سب کو نجات دے تو پہر آگے کیا کریگا۔

اسلام مین خدا کی ایسی صفات مانی گئی ہین۔ کہ اگر تمام دنیا اُس کی نقص نکالے تو نقص نکال نہ سکے۔ ہم کہتے ہین کہ جیسا یہ لوگ سمجھتے ہین۔ جب اس مین کئی ایک نقص ہین۔ تو پہر وہ کیونکر سب کی نگہبانی کا ذمہ وار ہو سکتا ہے۔ خدا مین تو صفات کاملہ پائی جانی چاہیئین

معبود کیسا ہونا چاہیئے

اگر یہ نہ ہون۔ تو پہر اس پر کیا امید ہو سکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکھتا ہے۔ پس اس سے دعا مانگو

اہدنا الصراط المستقیم

ہمین وہ سیدہی راہ دکھاوے جو ان لوگون کی راہ ہے جن پر تو نے

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو رہو کہ مُنہہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ لی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزارہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو رسمی طور سے نماز پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی نمازوں میں کچھہ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں سے اگر کوئی قلبہ رانی کرے اور پھر بیج بوئے اور پودہ حسب معمول نہ نکلے۔ تو یہ بات صاف ہے کہ بیج ہی ضائع گیا۔ اب ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ یہی نماز تھی جس سے لوگ قطب ہو گئے غوث ہو گئے اور تم اسی طرح تحت الثریٰ میں پڑے رہو۔ یہ بات کیا ہے اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھہ فائدہ نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے متعلق خوب غور کرکے دیکھنا چاہیئے کہ کیوں اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر ہزار برس بھی کوشش کرو۔ تو کچھہ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ بر کریمان کارہا دشوار نیست سچی محبت سچے رجوع سے جو آیا وہ اس کے اخلاص کو ضائع نہیں کرتا وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کرلو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھہ نتیجہ نہ ہو تو ڈرے کہ کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالے نے اپنی چار صفات بتلا کر تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین کی۔

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یہ قصہ کے طور پر نہیں بلکہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ ایسا ہو گا۔ پس فرمایا۔ کہ جیسے پہلوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی غضب ہو گا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ میں مستقیم نہیں رہو گے تو تم پر بھی غضب آئیگا غیر المغضوب سے مفسرین یہود مراد لیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو بداعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ کے غضب سے کیا مراد ہے

یاد رکھو۔ کہ اللہ کا غضب انسان کے غضب کیطرح نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ بوجہ تقدس و تطہر کے بدعملی کو پسند نہیں کرتا۔ جو بدعملی کرتا ہے اس سے دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک حجرہ ہے اور اس کے چار دروازے ہیں۔ سورج کی شعاعیں چاروں طرف سے اندر پہونچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دھوپ کو بند کردے اور کواڑ لگا دے تو ضرور اندھیرا ہو جائے گا۔ اسی طرح انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ ہے۔ کہ اس پر اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندھیرا کرنا یہ اللہ تعالے کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندھیرا کرنے کا نام غضب ہے خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہوا اور کانوں کا محتاج ہے۔ وہ دیکھتا ہی ہے مگر اس کی نظر ہماری نظر کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج اور چراغ کی محتاج ہو۔ خدا کا غضب خدا کی رحمت اس کے سمع بصر کی طرح الگ ہے ایمان لانا چاہیئے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذابی اصیب بہ من اشاء و رحمتی

وسعت کل شئ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ انسان جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو مغضوب علیہم کیوں کہا گیا

یہود ایک قوم کا نام ہے۔ جو حضرت موسےٰ کی امت کہلائی ان بدقسمتوں نے شوخیاں کی تھیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہونچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کئی ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے مشہور ہیں۔ دیکھو ہزاروں پہلوان گذرے ہیں مگر رستم کا نام ہی مشہور ہے یہ یہود چونکہ اول درجے کے شرارت کرنیوالے تھے اور نبیوں کے سامنے شوخیاں کرتے۔ اس لیئے ان کا نام مغضوب علیہم ہو گیا یوں تو مغضوب علیہم اور بھی ہیں۔ اگر یہ اعتراض ہے

اعتراض اور اس کا جواب

کہ اب تو انبیاء کا سلسلہ بند ہو گیا اب کیوں ہمیں مغضوب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس امت کے لیئے خاتمہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالے جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودیوں کا رنگ دکھلائیں گے۔ وہ یہودی جیسے کو سوئی دنیا چاہتے تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے اور خدا کی طرف سے جو آئیگا اس کی تکذیب کریں گے اور اس کے قتل کے منصوبے کرنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی باتیں بے معنی نہیں۔ یہ عذاب کے دن ہیں یا نہیں ؟ پچیس برس سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ میں نے ان کے کفر ناموں میں دیکھا کہ لکھتے ہیں اس کا کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تعظیم سے لیتے ہیں۔ جان تک فدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے رہتے ہیں۔ بجز اس کے جو مسلوب الایمان ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں ایمان نہیں تو کیا شرافت بھی جاتی رہی۔ اللہ تعالے تو خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو مسیح کی تکفیر اپنا ایمان سمجھیگا۔ اسی لیئے اس دعا میں اس راہ سے بچنے کے لیئے دعا سکھلائی۔

ضالین کون ہیں

ولا الضالین۔ ان کی راہ سے بچا جو گمراہ ہوئے یعنی سچی راہ کو چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا تھا کہ وہ خدا معبود ہے۔ جو حضرت عیسے کا بھی خدا ہے مگر اب یہ حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا

یہ نہ سمجھو کہ مغضوب علیہم ذرا سخت ہے۔ اور ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی لوگوں کا ان ضالین سے تھوڑا گناہ تھا وہ توراۃ کے پابند تھے۔ ہمنے ایک یہودی سے اس کے مذہب کی نسبت پوچھا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت وہی عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شوخی شرارت میں ضالین سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لیئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو اور اس نے اسے کچھہ تھوڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو سزا دے گا۔

اعد اگر اس کی سزا اس کے اختیارات سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہود یون کے اعمال ایسے تھے۔ کہ ان کی سزا اس دنیا مین بہی ہوسکتی تہی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنالیا پس یہ آگے چل کر سزا پائین گے یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائین زمین شق ہو اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین۔ یہودیون کے بارے مین یہ نہ فرمایا۔ معمولی گناہ تہا۔ یہین سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے۔ اور سزا مین تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی مجرم چورون کا استاد ہو تو اس کی اور۔ پادریون نے اپنے بدعقیدے کو یہان تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پچاس پچاس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بناحق کے نہائیت خلاف اور ہر طرح سے مضر ہو

گورنمنٹ کسی خاص مذہب سے تعلق نہین رکھتی مگر مین جانتا ہون

کہ گورنمنٹ کو ان سے کچہ تعلق نہین۔ کئی انگریز ایسے ہین جو پادریون کی صورت دیکھنے کے بہی روادار نہین۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کیا اس راہ مین کسی پادری کی کوٹھی تو نہ آئے گی۔ مین نے اس کی وجہ پوچھی تو بتلایا کہ مین ایسے رستے سے بہی نہین گذرنا چاہتا۔ جہان کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تہا۔ جس کی عدالت مین ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق مخالف ایک جنٹلمین پادری تہا۔ آٹھ دس گواہ بہی گذارے اور یون بہی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار مین سب کچہ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال بہی تہا مگر مین نے سنا کہ اس نے صاف کہدیا کہ مجھ سے یہ بدذاتی نہین ہوسکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دون۔ مجھے بلاکر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان اوصاف والے نہ ہوتے۔ تو ہمارے حاکم بہی نہ ہوتے۔ مسلمانون مین جب یہ حالت ہوگئی کہ ایک دوسرے کو کاٹنے دوڑتے جیسے کُتون کے آگے ہڈی ڈال دین تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہین۔ اور اخوت ہمدردی کا نام ونشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالغہ نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسرون سے مقابلہ ہم نے وہ زمانہ بہی دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وحشی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے مین قادیان کا بہی یہی حال رہا۔ جب انگریزون کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک پارسا سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ ملان کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہائیت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بہی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیون نہین بولتے اس نے کہا جان بچانا فرض ہے وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس علاقہ مین کوئی اذان نہ دیگئی تہی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اُسے پکڑ کرلے گئے۔ کاردار کو معلوم تہا کہ اب انگریزی سلطنت ہے اس نے کہا گھر جاکر بیٹھو۔ اب تو لاہور مین گائیان ہوتی ہین ایک حیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتے رہے ہین کہ ایک سید صاحب تھے وہ آرہے تھے۔ اتفاق سے ان کی برچھی کی نوک ایک گائے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا گیا۔ غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گائے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دئے گئے ہون گے۔ پس یہ راج مسلمانون کے لئے بالخصوص کیون موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر حدیث مین آیا ہے۔ کہ حاکم بد ہو تو اس کی شکایت مت کرو۔ بلکہ اطاعت۔ کیونکہ دراصل بات یہ ہے۔ کہ حاکم بد نہین بلکہ تم ہی بد ہو جبھی تم پر ایسا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمدللہ کہ ہمارے انگریز حاکم بہی نہائیت منصف مزاج ہین اور جو دوسری قومون کے ہین۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش بہی نہین جاسکتی۔ ہم پر سات سو جرمانہ بہی کر دیا مگر آخر انہی ہاتہون سے واپس دینا پڑا۔ ڈویژنل جج ایک پادری کا بیٹا تہا مگر اس نے نہائیت منصف مزاجی سے دن بہر ساری مثلین سُنین۔ مخالف نے بیان کیا کہ لئیم ولدالزنا، کو کہتے ہین اور کذاب بڑے جھوٹے کو جو جھوٹون کا ایک ہی جھوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تہی۔ کہ بڑا اُلو بہی اُلو اور چھوٹا اُلو بہی اُلو ہی ہوتا ہے۔ مگر اُس نے یہ سب کچہ سُنکر کہا کہ مین آپ کو بری کرتا ہون اور فیصلہ مین لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق پہونچتا تہا۔ یہ انگریزون ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہین۔ کہ اگر انہین ذرا بہی طاقت ملے تو بوٹی بوٹی تقسیم کرلین

تتمہ بیان خیر تو الضالین یعنے گمراہی کے ٹھیکدار جن مین سے پادری بہی ہین ان مین سے بعض تو ایسے ہین۔ جنھون نے کبہی انجیل دیکھی بہی نہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہین کہ تنخواہ پاتے ہین اور ان کی تنخواہین ان چندون سے آتی ہین۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے دیتے ہین۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اُن کے سینون پر بہاری ہے۔ ہندؤن کا مذہب ان لوگون کی راہ مین نہین۔ اس کے تو اصول ہی ایسے ہین کہ کوئی شریف آدمی انہین پسند نہین کرسکتا۔ مثلاً نیوگ اور پرمیشر کو رُوح و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچہ ہی کرین۔ اسلام کے ساتہ یہ لوگ کیا مقابلہ کرسکتے ہین کیا وہ مذہب کچہ توجہ کے قابل ہوسکتا ہے جو انسان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بہائی بہی تھے۔ مان بہی تہی۔ پھر خدا بہی ایسا کمزور کہ چند یہودیون نے اُسے بقول ان کے صلیب پر ماردیا مین بڑے زور سے کہتا ہون کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہین کرسکتا۔ پھر اس سے بہی کمزور عقیدہ کفارہ کا ہے۔ بھلا یہ بات بہی کوئی عقلمند قبول کرسکتا ہے کہ گناہ تو زید کرے اور اس کے بدلے مین بکر کو سزا دی جائے یا سر درد ہو زید کے اور بکر اپنا سر پھوڑے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہین اور گلے پڑا ڈہول بجا رہے ہین ولائیت کے جو سمجھدار لوگ ہین وہ خود اس بات کو چھوڑتے جاتے ہین۔ مبارک زمانہ آگیا توحید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے۔ یون تو ہندو۔ سناتنی یا آریہ یا برہمو سب ہی گمراہ ہین۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے۔ کہ نہ صرف خود گمراہ ہین۔ بلکہ گمراہی کرنے مین بہی ناخنون تک زور لگا رہے ہین۔ حدیث مین اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر حیلہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید مین ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ دجال شخص واحد کا نام نہین جیسا کہ آخری زمانہ مین لوگ سمجھین گے دیکھو تورات مین صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل مین بہی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سورون کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہین۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد مین خدا کے

خلاف پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے یہ بڑے ضال ہیں۔

کسر صلیب و قتل خنزیر کے معنے

بخاری میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے۔ کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور جانور ہے۔ گوہ تک نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہیں۔ اور جھوٹ کی نجاست سب سے بڑھ کر ہے اس لئے اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور یکسر الصلیب میں جو کسر صلیب مسیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ صلیب کی بنیاد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ آنے کے قائل نہیں اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دی گئی۔ تو کسر صلیب از خود ہو گئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ عقیدہ کیوں پھیل گیا ہے۔ کسر صلیب سے مراد لکڑی کے صلیب کا توڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ اگر ایک کو توڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گرانا چاہیئے جس پر صلیبی مذہب کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ میں لدھیانے میں تھا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا۔ کہ چھوٹی سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا تامل ہے وہ یہ کہ عیسےٰ مر گیا۔ اس نے کہا کہ اگر مسیح کے زندہ ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو پھر سب یکدم مسلمان ہو جائیں ہمارے مذہب کی روح یہی بات ہے۔ جب یہ نکلی تو ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا میں نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے مسیح کو تیرہ سو برس زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ادب سے لیتے وہ اب گالیاں دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو کہ مسیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیبی مذہب کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خیر خواہی اسی میں ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان اپنے منہ سے کیوں ملزم بنتے ہیں۔ خیال تو کرو۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات یافتہ مان لیا جاوے اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ مس شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الٰہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک بشپ صاحب نے وعظ کیا اور حضرت عیسے کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مقابلہ کر کے دکھایا کہ ایک مدینہ میں مدفون اور دوسرا آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جو یہاں موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف فلما توفیتنی لکھا ہے۔ یہ سنکر وہ بولا۔ شاید تم مرزائی ہو۔ میں تمہارے ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکلکر بعض لوگوں نے کہا۔ مرزائی ہیں تو کافر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی یاد رکھو کہ کند ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار بھی تیز کر دیتا ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دینا منظور ہوا تو ان کو ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگواتے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے کہ وہ تباہ ہو جائے یاد رہے کہ ہتھیاروں سے مراد روحانی قوتیں اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ میں ضرورت نہیں دیکھو اگر مسیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو تم ان کے سامنے بات بھی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ وفات ماننے میں کیا تامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ مسیح مر چکا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی رؤیت سے شہادۃ دی

اسلام کے نادان دوست

عبد الحکیم جو مرتد ہو چکا ہے اس نے ایک کتاب المسیح الدجال بنا رکھی ہے اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے دجال موجود ہیں۔ جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور درود پڑھنے والوں کو گالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا کسی دجال کی کسر باقی تھی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان سمجھتا ہے کیا دجال وہ ہے جو مسلمانوں کو مرتد کرنے میں ساعی اسلام کی بیخکنی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہدایت یاب ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ۔ ھدی للمتقین یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھا ہے اور جیسے اندھا سورج سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہ پا سکیگا جو تعصب سے نظر کرتا ہے۔ بات بات میں بدظنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی ہو تو کبھی ماننے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا بھاری مضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر و اوتار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دلوں میں پھونکتا ہے شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتدا سے دشمنی چلی آئی ہے اور جنگیں ہوتی رہیں سب انبیاء نے خبر دی کہ ایک آخری جنگ بھی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو جائیگا۔ سو وہ یہی زمانہ ہے۔

مسیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود دو باتوں کے لئے ہے ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ دیکھو جنگ واقع ہو گی۔ جبھی تو غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان کا مرنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جماعت سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت ہو کر واپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہے میں آ کر یا بعض دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنور کر کیوں بگڑیں۔ حالانکہ ہمارا دعوے یونہی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے جن میں سے چند حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ ایسا مسئلہ نہیں۔ جو زبانی مان لینے کا ہو۔ بلکہ عملی طور پر دکھانا

چاہیئے کہ مر گیا۔ شیطان قال سے نہیں مر سکتا بلکہ حال سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان مسلمان ہو چکا ہے۔ مگر آجکل کا شیطان ایسا نہیں کہ مسلمان ہو جائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بیخکنی کرنی چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بہاگتا ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں جو لوگ سمجھے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ محض لفظوں سے بہاگ جائے۔ تم سو مرتبہ لاحول کہو وہ اپنی شیطنت سے باز نہیں آئے گا۔ ہاں اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاحول رچ جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا پکڑا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو پھر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اُسکی حقیقت

اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں اپنی صفات بتاکر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس میں یہ اشارہ ہے۔ کہ انسان ہر حالت میں دعا کا محتاج اور ایسا کمزور ہے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث میں ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مردے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اغلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ دعا میں لگا رہے مگر دعا چند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بک بک کرنے کا نام نہیں بلکہ دعا تو مر رہنے کا مرادف ہے۔ ایک ہندی مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا۔ دعا میں قوت مقناطیسی ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو انسان کی طرف جذب کراتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے اہدنا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں اور دل میں ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان کھولیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعا نہیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا پورے طور سے دعا میں محو نہیں ہو جاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرماتا ہے۔

فلاح کس نے پائی

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ یعنی نجات پا گئے فلاح پا گئے وہ لوگ جو اپنی دعا میں خشوع سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جو گریہ زاری کرتے ہیں۔ پگھل جاتے ہیں محو ہو جاتے ہیں ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دھندوں سے رستگاری ہے۔ انسان کے دل میں دو محبتیں نہیں جمع رہنی چاہئیں ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دون۔ این خیال است و محال است و جنون

جہاں دنیا کی محبت ہو وہاں خدا کی محبت بہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ

والذین ھم عن اللغو معرضون۔ سب لغوؤں کی ماں دنیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہی فلاح پاتے ہیں۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ دے دکان نہ کرے دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے رکھے ہیں جن کو بڑے بڑے کارخانے تجارت میں ایک دم کے لئے بھی ہمیں نہیں بہولتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیادار نہیں کہلاتا۔ بلکہ دنیادار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو پس فلاح یافتہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ کی محبت جب کمال کو پہونچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

قاعدے کی بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بد فعل سے دوسرا بد فعل پیدا ہوتا ہے۔ انسان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گندے نجات پالی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جھکا خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا درجہ کمال تک پہنچانا ہے

زکوٰۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون اور جو خدا کے رستے میں صدقات وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عن اللغو معرضون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت بخیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو بھلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت منع ہے۔ اگر دنیا کی محبت دل میں جاگزین ہو تو قارون کا خزانہ بہی کفایت نہ کریگا اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو پھر شرح صدر سے خدا کی راہ میں دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزاروں دنیادار ایسے ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے اگر وہ دیں تو غریب قحط سے بچ رہیں۔ زکوٰۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے مالوں پر بہی سوائے جواہرات کے۔ خدا کا حق واجب ہی دنیا کی محبت نہیں دینے دیتی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دیتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب سے نہیں دیتے یہ قوت زکوٰۃ دینے کی۔ لغو سے کنارہ کشی پر حاصل ہوتی ہے۔ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوٰۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوٰۃ دینے کا نتیجہ

اس سے آگے۔ والذین ھم لفروجھم حافظون۔ فرمایا۔ یہ نتیجہ ہے مالوں کی زکوٰۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ میں فدا ہو گیا ہے۔ کہ اس کی راہ میں اپنے مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بیوی پر بد نظر ہی نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائز کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کریگا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے

پھر فرمایا والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون۔ دیکھو جب اول درجے کی نیکی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو چہوٹے گناہ خود بخود دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کروگے۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سینہ ایسا منشرح ہو گیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بہی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق میں دست اندازی نہ کی تو جو حق اس کے ذمے ہیں ان میں کب کوتاہی کریگا۔ ضرور ہے کہ ان کی پوری محافظت کریگا۔

محافظت صلوٰۃ سب نیکیوں کی جڑ ہے

آگے فرماتا والذین ھم علیٰ صلوتھم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازوں کو پابندی سے گذارتے ہیں اور ان کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتے۔ نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

مین نے جن و انس کو عبادت کے لیے پیدا کیا سب حقوق کے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کریگا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ بلاؤن سے محفوظ رہیگا - مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہین کہ معمولی طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکرین مارلیں یہ نماز نہین بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز ہو جاوے کہ پگھل کر آستانہ احدیت پر بہ نکلے بس اس حالت کا نام نماز ہے - نماز کی اللہ کو ضرورت نہین - واللہ غنی عن العالمین - اس مین بہی ایک راز ہے کہ اللہ جو کچھہ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی بہلائی کے لئے ہے سب سے بڑی بہبودی تو خدا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے جب یہ ہو تو پہر خواہ تمام دنیا دشمن ہو جاوے کچھہ بہی اس کا بگاڑ نہین سکتی وہ خدا تعالےٰ اس ایک کے لئے لاکہون کو فنا کر دیتا ہے - خدا تعالےٰ نے جو اسکو نماز پر ختم کیا ہے - تو اس مین یہ حکمت ہے - کہ نماز ایسی چیز ہے - جس سے دنیا بہی سنور جاتی ہے اور آخرۃ بہی سنور جاتی ہے - مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو خطرے ہی مین ہے -

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ بہت سے قرآن پڑہنے والے ایسے ہین - کہ قرآن ان کو لعنت کرتا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان عمل نہ کرے - دلی حضور نہ ہو - تو گویا وہ عبادت سانپ کی خاصیت رکہتی ہے - دیکھنے مین بہت خوبصورت اور خوش نما مگر بباطن دکھ دینے والی زہر سے پُر - اسی لئے فرمایا - فویلٌ للمصلین الذین ہم عن صلوٰتہم ساھون - یعنی ان نمازیون کے لئے بہی خرابی ہے - جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہین - نماز کی حقیقت یہی ہے - کہ خدا کے ساتہہ کسی کو شریک نہ کرے اس کی کل نافرمانیون سے بچتا رہے - نماز تو اسی کا نام ہے مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار مین نہین - پس دعا مین لگ رہے - صبح شام نماز کے [illegible] کیا جاوے - اور یہ حالتین میسر آئیں - آج کل دن بڑے ردی آتے جاتے ہین -

خطرناک دن آنیوالے ہین

جو باتین مجھے معلوم ہین اگر تمہین معلوم ہون اور جو یقین مجھے خدا تعالےٰ کے کلام پر ہے - اگر تمہین ہو - تو مین سچ کہتا ہون کہ تم ہر وقت روتے رہو - ایک ہولناک زلزلہ آنیوالا ہے جو بغتۃً آئیگا اور خدا تعالےٰ اپنی پوری تجلی دکھائیگا - دیکھو ابہی کل پرسون بہی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے واسطے کہ اللہ تعالےٰ کی انذار کی باتین نرمی سے شروع ہوتی ہین - دیکھو حضرت موسےٰ کے زمانہ مین - پہلے نرم نرم عذاب آئے - کہ حشرات الارض نکل آئے - خون پہیل گیا - قحط پڑ گیا - بہلا فرعون قحط کو کیا جانتا تہا وہ تماشہ سمجھتا ہوگا - کیونکہ قحط کا اثر تو غریبون پر پڑتا ہے - مگر اس کو یہ خبر نہ تہی کہ ایک دن بطش شدید کا آنے والا ہے - جب اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا - اٰمنت انہ لا الٰہ الا الذی اٰمنت بہ بنوا اسرائیل - ابتدائی سنذرات سے ڈروگے تو نجات پاؤگے - جب وہ وقت آگیا تو پہر سوائے رونے اور چلانے کے کیا کر سکتے ہو طاعون بہی ہولناک ایام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ ایک الیسلحنت طاعون آئے گا جو پہلے کبہی نہین آیا - بلکہ ایک ایسی وبا آنیوالی ہے کہ اس کا نام بہی نہین رکہا جا سکتا -

مومن وہ ہے جو عذاب آنے سے پہلے ڈرے

دیکھو تم سب کچھہ سُن چکے ہو اس کی باتین سنکر نافرمان برداری کے راہون سے بچو - وہ سزا دینے مین دھیما ہے - اس کی رحمتین سمندرون سے بہی زیادہ ہین مگر وہ شدید العقاب بہی ہے - اس حالت مین جب انسان اس کے احکام نہ ملنے - اس کے عذاب سے نہ ڈرے اور جو قبل از نزول عذاب ایسا ڈرے کہ گویا اس پر آ پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ بچایا جاتا ہے - مومن کی نشانی یہی ہے - کہ وہ عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آگیا تو اس سے ڈرنا کیا سود مند ہو سکتا ہے پہر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے - مین نہین جانتا کہ اس مجمع مین کتنے دل ہین جو ان باتون سے ڈرتے ہین - مین دوبارہ کہتا ہون کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہین بدعملیون سے بچو تا بچائے جاؤ -

مسیح کے دم سے مرنیکے کیا معنے ہین -

انبیاء کی زبانی یہ وعدہ ہوتا آیا ہے کہ آخری زمانہ مین مسیح موعود آئے گا اور جہان تک اس کی نظر جائیگی کافر مرتے جائین گے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو خواہ مخواہ ضد کرتے ہین اور اس کی توجہ کا نشانہ بنین گے وہ مرین گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے -

عذاب کیون آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لئے پیدا کیا اور مین دیکھتا ہون - کہ ایک دل مین بہی خدا کی عظمت نہین رہی - جو کچھہ طاعت کرتے ہین وہ بہی رسم یا عادت کے طور پر - دیکھو امرتسر - لاہور کے بازارون مین سے کتنے ادہر سے اُدہر اُدہر سے اِدہر گذرتے ہون گے دوڑتے جاتے ہون گے مگر سب دنیا کے لئے - تم پوچھہ دیکھو کسی مین اسلام کی تڑپ نہین - جتنی تپش ہے - سب دنیا کے لئے - جب یہ حالت ہے تو کیون عذاب نہ آتے -

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دلون مین خدا سے تعلق نہین تو جوش عبادت کیا پیدا ہو انسان بیوی کے خوش کرنے کے لیے ہزارون ٹکرین مارتا ہے کیا کبہی خدا کے خوش کرنے کے لئے بہی ٹکرین مارتا ہے ایک بچہ مرجاتا ہے تو کیسا روتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے نزدیک ہے ہی نہین جب خدا کے ساتہہ کچھہ تعلق نہین - تو خدا اس کے ساتہہ کیا تعلق رکہے گا - کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ تمہین یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھہ بہی تعلق نہین تو خدا کو بہی کچھہ تعلق نہو گا - ایک حدیث مین ہے کہ اے جو میری طرف آہستہ سے آئے مین اس کی طرف تیز آتا ہون اور جو تیز آئے - مین دوڑ کر آتا ہون - گویا خدا اپنے بندے سے بہی محبت کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پروا ہو تو پہر کیا -

مسیح موعود ذوالقرنین ہی

مینے ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال قرآن مجید مین دیکھا تہا تدبر سے معلوم ہوا کہ جو کچھہ اس مین ہے وہ دراصل اسی زمانے کے لئے بطور پیشگوئی ہے - آخر خدا تعالی قصے سنانیوالا تو نہین جو قرآن مجید کو قصے سمجھے وہ میرے نزدیک مومن نہین - اسکی کوئی بات بہی حکمت سے خالی نہین ہوتی ذوالقرنین نے مغربی سفر کیا جہان کیچڑ مین آفتاب غروب ہوتے پایا اور مشرقی سفر کیا تو ایسی قوم کو دیکھا جہان ان پر سورج چڑہا ہوا ہے اور وہ دہوپ سے بچاؤ نہین کر سکتے - تیسری قوم وہ جنہون نے اسکی حمایت طلب کی اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنادے - اصل مین یہ مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے - ائمہ اہل بیت سے بہی ایک نے لکہا ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہمنے بہی دنیا کی تمام رابجہ صدیون ہونے دو صدیون کو پایا ہے - اللہ نے پیشگوئی کے رنگ مین فرما دیا - کہ اس کا تین قومون سے سابقہ پڑیگا - ایک تو مغربی جو (یعنی انگریزی قومین) اندہیرے مین ہین اور پانی صاف نہین رکہتے یعنی ہدائیت کے نور سے الگ ہین اور انجیل کی وحی کا پانی صاف نہین بلکہ اب تحریف و تبدیل سے کیچڑ کے مشابہ ہو گیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سایۂ امام کے

نہیں ہیں وہ شیطان جیسے کہ پہلے لوگ انہیں نہیں جانتے تھے جاہلیت میں مرے ہیں چنانچہ فرمایا۔ من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ۔ تیسری ہماری قوم جو بڑی خوش نصیب ہے۔ یہ امام کے سایہ میں آ گئے اور چاہا کہ یاجوج ماجوج کے آگے انہیں سدّ بنا دی جائے

جماعت میں تزکیہ نفس کی ضرورت

لیکن ابھی ان کی ابتدائی حالت ہے تزکیہ نفس کی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ نفس کیا اور ذلیل و خوار ہو گیا جس نے اپنے تئیں خراب کر لیا۔

تزکیہ نفس کے معنے

تزکیہ نفس اسے کہتے ہیں کہ خالق و مخلوق دونو طرف کے حقوق کی رعایت کرنیوالا ہو خدا تعالےٰ کا حق یہ ہے کہ جیسا زبان سے وحدہ لا شریک اُسے مانا جائے ایسا ہی عملی طور سے اسے مانیں اور مخلوق کے ساتھ برابر نہ کیا جائے اور مخلوق کا حق یہ ہے کہ کسی سے ذاتی طور پر بغض نہ ہو تعصب نہ ہو۔ شرارت انگیزی نہ ہو ریشہ دوانی نہ ہو مگر یہ مرحلہ دور ہے۔ ابھی تمہارے معاملات آپس میں صاف نہیں گلہ ہی ہوتا ہے غیبتیں بھی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق بھی دباتے ہیں پس خدا چاہتا ہے کہ جبتک تم ایک وجود کیطرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں بیشک خدا کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا یہ بات سہل نہیں یہ مشکل بات ہے سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگذر سے کام لے خدا کا یہ منشا نہیں کہ تم ایسے رہو اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائیگی۔

آنحضرت صلعم کی جماعت

دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی انہوں نے بیشمار فتوحات پائیں مگر اس لئے کہ بمنزلہ جان واحد ہو گئے خانہ خدا اس کو نہیں کہتے جو بُت خانہ ہو اس گھر کو بتوں سے صاف کرو تا یہ خدا کا گھر کہلائے۔ فرمایا۔ طھّرا بیتی للطائفین والعاکفین یعنی میرے گھر کو فرشتوں کیلئے پاک کرو انسان کا دل خدا کا گھر ہے یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائیگا اور اسوقت فرشتوں کا نزول ہوگا جب یہ اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ سے بالکل پاک و صاف ہو جبتک انسان کا دل صاف نہ ہو اسکی عملی حالت درست نہیں ہو سکتی دیکھو یہ وقت ہے جو کچھ کرنا ہے کر لو ایسا نہ ہو کہ بوجہ مخالفت دنیا سے بھی تم اور دین سے بھی خالی چلے جاؤ کسی کو کیا معلوم کہ کون آئیگا۔ سوتا موتی لگ رہی ہے توبہ و خشوع و خضوع سے کام لو۔

توبہ کے کیا معنے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا یعنی توبہ کرو جیسا کہ حق ہے توبہ کرنے کا توبہ کہتے ہیں رجوع کو صرف منہ سے توبہ توبہ کرنا کچھ فائدہ نہیں رکھتا بار بار ایک لفظ کہنے سے عادت ہو جاتی ہے اور دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا مطلب یہ ہے کہ رجوع کرو اللہ کی جناب میں جیسا حق ہے رجوع کا۔ دو متناقض جہات ہیں۔ جو ایک جہت کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے تو ایک سے بہت دور نکل جاتا ہے پس اسی طرح جو خدا کی جناب میں رجوع کرے ضرور ہے کہ اس کی عملی حالت دکھائے کہ شیطان سے بہت دور ہو گیا ورنہ وہ توبہ توبہ نہیں خالص توبہ کرو تو تمہارے گذشتہ گناہ بخشدیگا وہ فرماتا ہے ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین توبہ کرنے والوں اور ہر وقت کوشش کرنے والوں کو کہ ہم کسی طرح پاک ہو جائیں خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے

توّاب اور متطہر

دو قسم کے آدمی ہیں ایک توّاب ہیں یعنی جنہیں خدا کی طرف بکلی رجوع ہو گیا دوسرے متطہر یہ تطہر تکلف کو چاہتا ہے یعنی ایسے لوگ مجاہدے اور طرح طرح کے حیلے پاکباز بننے کے لئے کرتے ہیں۔

نفس کی تین قسمیں

نفس کی تین قسم ہیں۔ نفس امارہ۔ وما ابرّئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء۔ یہ نفس تو سوائے بدی کے کچھ اور چاہتا ہی نہیں اس کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا ہے امارہ کی تعلیم سے انسان تمام بُرے کام کر لیتا ہے ہر قسم کی بدی کو شیر مادر کی طرح اختیار کر لیتا ہے ہم نے ایک شخص کو دیکھا کہ بارہ آنے کے لئے ایک بچہ کو جان سے مار دیا۔ ؎

حضرت انسان کہ حد مشترک را جامع است۔ مے تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن۔ پس دوسری قسم نفس کی لوامہ ہے جو اگر بدی سرزد ہو جاتی ہے تو پھر خود ہی اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے تیسری نفس مطمئنہ ہے یعنی نفس کی وہ حالت جب خدا کے ساتھ پوری تسلّی پا لیتا ہے۔ اس میں کوئی اضطراب نہیں رہتا بس فیصلہ کر لیا کہ میں ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوں جب تک انسان اس حالت تک نہیں پہنچتا وہ بڑی خطرناک حالت میں ہے

جسم کیساتھ روح کی فکر بھی ضروری ہے

انسان کو چاہیئے کہ جیسے اور امور خائف ہوتا ہے مثلاً کسی کے بدن پر جذام کا داغ نمودار ہو تو اُسے آرام نہیں آتا اور پیش از وقت ایسی فکر لگ جاتی ہے کہ خدا جانے کیا ہوگا لوگ یوں نفرت کرینگے یوں مجھ سے کنارہ کشی کی جائیگی ایسا ہی روحانی امور سے بھی ہو کیا جیسے جسم کی جذام کی فکر ہے کبھی روح کی بھی فکر کی ہے اس جسم کے جذام سے تو مرنے کے بعد خلاصی ہو جاتی ہے مگر روحانی جذام تو ابدتک اس کے ساتھ ہے دنیا میں بھی تکلیف دہ اور آخرت میں بھی اس کا کچھ خوف نہیں یہ کس قدر ناعاقبت اندیشی اور غفلت کیشی ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے اس کیلئے دو بہشت ہیں اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے کہ اے میری طرف آنے والو یہ نہ خیال کرو۔ دنیا مومن کے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے بلکہ دنیا و آخرت دونو میں اُسے بہشت ملتا ہے جتنے انبیاء گذرے ہیں دنیا میں ہر طرح خوش و خرم اور اعلیٰ حیثیت میں رہے ہیں۔ اگر دنیا کو قبول کرتے تو کوئی انہیں دس پندرہ کی ملازمت بھی نہ دیتا۔ کیونکہ سادہ مزاج تھے مگر جب انہوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا۔ تو ایک دنیا اُن کے تابع کر دیگئی غور کرکے دیکھو کہ اگر ان راستبازوں نے خدا کے لئے دنیا کو چھوڑا تو کیا نقصان اٹھایا۔ ابو بکر الصدیق نے آنحضرت صلعم کو مانا تو فائدے ہی میں رہے پہلے مکے کہاتے تجارت کو جاتے مگر پھر بادشاہ ہو گئے آپکے ایمان لانے کا قصہ بھی عجیب ہے کہ شام سے واپس آ رہے تھے راستہ میں ایک شخص نے خبر دی کہ تمہارے دوست نے نبوت کا دعوی کیا۔ وہ بیشک سچا ہے کوئی معجزہ طلب نہ کیا کیونکہ معجزہ وہ طلب کرتے ہیں جن کو تعارف نہ ہو جو لنگوٹیا یار ہو وہ کبھی طلب نہ کریگا۔ ناواقفیت ہی میں مشکلات پڑتی ہیں جب کسی کے اندرونی حالات سے آگاہی ہو تو پھر کوئی اعتراض دل میں نہیں آتا آپ یہ سنتے ہی نبی صلعم کے پاس گئے اور کہا گواہ رہو کہ میں آپ پر سب سے پہلے ایمان لانیوالا ہوں کوئی معجزہ نہ مانگا سابقہ حالات ہی معجزہ ہو گئے اس وقت بے شک تکالیف اٹھائیں مگر آخر سب سے پہلے تخت نبوت پر وہی بیٹھے۔

ایمان کی جڑ حسن ظن ہے

حسن ظن ایک عجیب چیز ہے وذٰلکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین خدا تعالیٰ اپنے اعداء کو فرمائیگا کہ تم نے خدا سے بدظنی کی۔ تو کسی پر ایمان نہ رہا۔ تو تم تباہ ہو گئے اور ماموروں سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے

ماموروں من اللہ کی ہتک موجب عذاب الٰہی ہے

ایک پانچ روپیہ کا

چیڑاسی ہوتا ہے اگر کوئی اسکی ہتک کرتا ہے تو گورنمنٹ اس کی ہی سرکوبی کرتی ہے اسلئے کہ جس نے اسے بھیجا وہ عظیم الشان ہے اور سرکاری پروانہ کی وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے تو کیا وہ خدا جو سب بادشاہون کا بادشاہ ہے اور جسکی عظمت اور جس کے جلال کے مقابل مین کسی کا جلال نہین کیا وہ اپنے فرستادہ اپنے رسول کی ہتک دیکھکر خاموش رہتا ہے ہرگز نہین مامور کی بے ادبی درحقیقت خدا کی بے ادبی ہے وہ بڑا رحیم وکریم ہے اس لئے عذاب دینے مین ڈھیلا ہے۔ گستاخ نہین ہونا چاہیئے۔ بلکہ امن وصلحکاری سے زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقط۔

کانگرس کا خاتمہ

چودہوین صدی سے روحانی بارش ہوئی ہے۔ تو جیساکہ عام قانون قدرت ہے جسمانی حالتون مین بھی ایک خاص تغیر شروع ہوگیا۔ ایک طرف اگر روحانی انتظام نئی رُوح کے ساتھ شروع ہوا تو دوسری طرف دنیاوی باتون مین بھی ایک خاص سپرٹ کام کرنے لگی۔

ہندوستان کے رہنے والے جو سوئے ہوئے تھے خواب غفلت سے جاگے۔ اور اپنی بہتری کی تجاویز سوچنے لگے۔ اور بعض تدبیرون پر عمل شروع کیا مگر یہ کوشش ایسی ہی تھی جیسے کوئی گہری نیند سے یکدم جاگنے والا ادہر ادہر ہاتھ پاؤن مارتا اور بعض اوقات کچھ اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا ہے۔ چند تعلیم یافتہ اصحاب کے دلون مین اپنی حقوق کی نگہداشت بلکہ ان کو وسیع کرنے کا جوش اٹھا تو ان کے دماغون نے ایک مجلس کی بنیاد رکھی جسے انڈین نیشنل کانگرس کہتے ہین۔ اس کانگرس کی نسبت عام طور سے تو یہی مشہور کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان والون کی طرف سے ہے۔ مگر عملی طور سے اس مین زیادہ تر حصہ لینے والے ہندو ہی ہین مسلمانون مین سے سوائے چند ایک کے کسی نے اس مین کوئی دلچسپی نہین دکھائی کیونکہ انہون نے اس مین اپنا کوئی فائدہ نہین دیکھا بلکہ نقصان ظاہر معلوم کیا۔ ہندوؤن کی کثرت تعداد --- بھی مسلمانون کی کسی رائے کو باوقعت نہین رہنے دیتی تھی اس لئے مسلمان اس سے عام طور پر الگ ہی رہے۔

چونکہ دسمبر کا آخری ہفتہ اب کانفرنسون اور کانگریسون کا ہفتہ ہوگیا ہے۔ اس لئے اس نیشنل کانگرس کا تیئسوان اجلاس بھی قرار پایا تھا چونکہ ۱۹۰۷ء مین پولیٹیکل مطلع صاف نہین رہا اس لئے اکثر اصحاب کی آنکھین اس کانگرس کے اجلاس کی طرف لگی ہوئی تھین کہ دیکھین پالٹیکس مین حصہ لینے والے اپنی آئندہ جدوجہد کو کن اصولون پر رکھتے ہین اور ان کو عملی رنگ مین لانے کے لئے کیا ذرائع اختیار کرتے ہین۔

اور یون بھی اس کے ممبرون کی طبائع جوش مین بھری ہوئی تھین اس لئے اس کی تیاریان بڑے زور شور سے کی گئی تھین۔ مگر ہندوستان کا وہی مشہور میوہ جسے پھوٹ کہتے ہین۔ ابتدا ہی سے نشوونما پا رہا تھا۔ وہ سال کے اخیر مین اپنا رنگ لایا۔ یا یون کہئے کہ پک گیا بلکہ پک کے پھوٹ نکلا۔ اور خوب ہوا۔ کیونکہ جو فاسد مادہ اندر ہی اندر خوشنما رنگ مین چھپا ہوا بعض سادہ مزاجون کو دھوکا دے رہا تھا۔ نکلکر اس بات پر شہادت دے گیا۔ کہ ابھی ہندوستانیون مین یہ قابلیت پیدا ہی نہین ہوئی کہ وہ وسیع اختیارات کے مالک بننے کی استدعا کرین یا سلف گورنمنٹ اپنا حق سمجھین

اس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ کانگرس مین دو قسم کے خیالات والے ممبر پیدا ہوگئے ایک کو ماڈریٹ کہتے ہین۔ یعنی اعتدال پسند اور دوسرے کو ایکسٹریمسٹ یعنی انتہا پسند۔ اعتدال پسند وہ ہین جن کا اصول نعقول ان کے یہ ہے۔ کہ ہم لوگ ایسی خودمختاری اور آزادی کے طلبگار نہین کہ برٹش گورنمنٹ سے کنارہ کش ہین بلکہ اسی کے زیر سایہ رہ کر اس آزادی کے حصول کی باضابطہ اور صحیح وسائل سے کوشش وجدجہد کرینگے جیسا کہ نوآبادیون کو حاصل ہے اور انتہا پسند وہ ہین جو کہتے ہین کہ ہم اپنی حکومت کا کل انتظام خود چاہتے ہین انگریزی حکومت کے تجربہ سے بھر پایا ہے۔

اب دونو فریقون مین پریسیڈنٹ کی نسبت جھگڑا تھا۔ علاوہ اس کے کام کرنے کے اصول مین جو فرق ہے وہ تو ظاہر ہے۔

پہلے ناگپور مین اجلاس کا خیال تھا مگر آخر صورت حال نے مجبور کیا کہ سورت مین اجلاس ہو۔ چنانچہ یہی تجویز پختہ ہوئی۔ اور اس کے قرارداد کے مطابق ۲۶ر دسمبر کو اجلاس ہوا۔ سولہ سو [۱۶۰۰] کے قریب ڈیلیگیٹ موجود تھے جب ڈاکٹر راش بہاری گھوش صاحب کے کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہونے کی تجویز پیش ہوئی تو غل مچنا شروع ہوگیا۔ بابو سریندر ناتھ بنرجی اپنی تقریر کا ایک فقرہ بھی نہ سنا سکے۔ ناچار اجلاس بند ہوا اور ۲۷ر دسمبر کو پھر جمع ہوئے ڈاکٹر گھوش کرسی صدارت پر بیٹھ گئے اور اپنا ایڈریس پڑھنے کے لئے کرسی سے اُٹھے ہی تھے کہ مسٹر تلک پلیٹ فارم پر آ گئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مگر ان کو اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتہ بہ ہے۔ جوتون مین دال بٹی کہئے یا جوتت پیزار ہوا یا کیا۔ غرض کہ تہذیب کا خوب نمونہ دکھایا گیا کچھ جوتے ہی چلے۔ بلکہ لاٹھیان چلنے تک نوبت پہونچگئی۔

بہرحال انہون نے اخبار سٹینڈرڈ کی رائے کو واقعات کے مطابق کر دیا جو لکھتا ہے کیا یہی لوگ حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کرتے ہین جو اس طرح پر سر اجلاس ایک دوسرے کی ذلت کے درپے اور انضباط کے اصولون سے ناآشنا ہین۔

کیا یہی لوگ پارلیمنٹ کا کام چلائین گے جنہون نے کانگریس کے اجلاس کو ریچھون کا مجمع بنا دیا لارڈ کرزن بالقابہ کو یہ لوگ تمام بدامنی کا پیدا کرنے والا بتاتے تھے مگر آخر اس کی یہ رائے سچی نکلی کہ بہ نسبت نوآبادیون کے ہندوستان کے معاملات مین سلف گورنمنٹ قائم نہین ہوسکتی اور اگر قائم کر دی گئی تو ہندوستان کی تباہی اس کا لازمی نتیجہ ہوگی۔

اور ہم پر الزام عائد ہوگا کہ ہمنے اس امانت کی محافظت نہین کی ہمارے ہاتھ سے نکلتے ہی ہندوستان مین طوائف الملوکی پھیل جائے گی اور سلطنت تباہ ہو جائے گی۔

دیکھئے جو لوگ ایک معمولی مجلس کا انتظام نہین کرسکتے وہ سلطنت کا کیا کرین گے۔

خیر جو کچھ ہوا وہ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک نئی پولیٹیکل مجلس بنگئی جس کا نام انڈین نیشنل کنونیشن ہے اس مین اعتدال پسند لوگ شامل ہوئے۔ جس مین بارہ رزولیوشن پاس ہوئے۔

(۱) جدید قانون انسداد مجالس باغیانہ کی مذمت ومخالفت (بدر) معلوم نہین اس کا فایدہ کیا ہے یہ قانون اسی وقت

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجالس کا وجود پایا جائے

آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

(۲) کارروائی جلاوطنی پر اظہار ناراضگی۔ (بدر) یہ بھی بالکل بے موقعہ اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرنے کا موقعہ تھا۔

(۳) ٹرنسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیا کی مخالفت

(۴) ہندوستان کے لئے نوآبادیوں انگریزی کے نمونہ کی سیلف گورنمنٹ۔ (بدر) پہلے قابلیت پیدا کرو۔ پھر درخواست کرو۔

(۵) کونسل وزیر ہند مین ہندی اصحاب کے مقرر ہونے پر اظہار مسرت۔ ہندی عنصر کے اضافہ کی درخواست۔

(۶) جوڈیشل اور اگزیکٹو اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ

(۷) سودیشی تحریک کی تائید (بدر) مگر موجودہ طریق قابل اصلاح ہے۔

(۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (بدر) یہ بھی بالکل بیجا ہے۔

(۹) ترقی تعلیم کی ضرورت۔

(۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست (بدر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلاد اسلامی

(بدر کے کالمون کیواسطے مصری اخبارات سے ترجمہ کیا گیا)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ ہفتہ گذشتہ مین انگریزی سفیر کو باب عالی نے دربار مین باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان معظم کے حضور مین گفتگو ہوتی رہی۔ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ مسئلہ مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی بیخکنی کے لئے کسی اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔

۲۶۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے عمدہ حفظان صحت بحری کو ہدایت ہوئی ہے۔ کہ مکہ معظمہ مین مرض ہیضہ کے اور کیس بھی ہوئے تو اس سال حاجیون کو واپس ہونے کے وقت قرانتین مین کئی ایام تک ٹھہرایا جاوے۔

مصر کے مقامات جرجا۔ قلیوبیہ اور سیوط مین مواشی مین دوبارہ طاعون پھوٹ پڑی ہے۔

جامع ازہر کی اصلاح کے متعلق المؤید کی بار بار کی یاد دلانے سے بالآخر خدیو مصر جامع ازہر کی اصلاح کے لئے بڑی توجہ مبذول فرمانے لگے ہین اور یہ کام ایک کمیٹی کے سپرد فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

غلاف کعبہ۔ المؤید کے دو پرچون مین غلاف کعبہ کے متعلق دو لمبے چوڑے مضامین شائع ہوئے ہین کہ بعض کی رائے ہے کہ کعبہ کو غلاف چڑھانا بدعت ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ مین بھی کعبہ غلاف تھا۔ آجکل قریباً اکثر مسائل فقہ مین گڑبڑ ہو رہا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام ہمام مسیح موعود علیہ السلام سے فتویٰ پوچھ کر بدر کے کسی آئیندہ نمبر مین درج کیا جاویگا۔

مرمت مسجد عمر رضؓ۔ باب عالی نے مسجد عمر رضؓ واقع بیت المقدس کے مرمت و فرش و زینت کے لئے حکم صادر فرمایا ہے مسجد کا سارا خرچ سلطان معظم اپنی جیب سے دین گے۔

حجاز ریلوے۔ حرمین شریفین مین ریلوے سٹرہی کے بچھانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ گمان کیا جاتا ہے کہ آئیندہ ماہ ربیع الاول مین مدینہ منورہ تک ریل پہونچ جائیگی اور مولود نبوی کے دن اس امر کے متعلق ایک جلسہ ہوگا۔

مصر کا اخبار صباح لکھتا ہے۔ کہ وہ فاصلہ جس کو حاجی لوگ بائیس دنون مین طے کرتے تھے۔ اس کو اب حجاز ریلوے کی برکت سے تین دن مین طے کرتے ہین۔

باب عالی سے ڈاکٹرون کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہین ان کی صحت کے متعلق بہت نگرانی رکھین۔

متفرق خبرین

کل دنیا مین ۴۳،۴۴۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار ہین۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۱۷ ہے اور اخبارات کے علاوہ ۷۴۷ رسالے ہین بمبئی سے ۱۵۸ اور پنجاب سے ۱۳۶ شائع ہوتی ہین۔

جدہ مین طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ قرار دی گئی۔

ڈیلیو پے ایبل کے لئے اب نئے فارم نہین گے جسمین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ فلان شئے حسب فرمائش بھیجی جاتی ہے اور فرستندہ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور بلندہ کی چیٹھی پر وی پی کا نقطہ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائین کونہ پر اپنا نام و نشان۔

اضلاع پنجاب مین گھوڑون کے شمار کی کارروائی عنقریب شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب مین فوجی مطالب کے لائق کتنے گھوڑے موجود ہین۔

اپریل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جاوہ سے دولاکھ ۴۲ ہزار سات سو ٹن ولایتی کھانڈ کی ہندوستان مین کھپت ہوئی۔

ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدھووال اور لودیانہ کے سٹیشنون کے درمیان دو پسینجر ٹرینون مین واقع ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہین۔

ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر والئ افغانستان نے سپاہیون کی تعداد مین اضافہ کر دیا ہے۔ تاکہ بدمعاش اور لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لوٹ مار کرکے افغانستان مین داخل نہ ہو جائین۔

لالہ لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی معاملات سے تعلق رکھنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ڈیپوٹیشن نے کالکا مین اس کی تردید کی تھی۔

بمبئی مین ایک وسیع سوئنگ خانہ کی چھت گرنے سے ۵۰ بھینسون سے ۲۰ بھینسین مر گئین۔

بنگال ناگپور ریلوے پر لفٹنٹ گورنر بنگال کی سپیشل ٹرین گذرنے کیوقت جو ڈائنا میٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ۲۰۔ دسمبر کو موضع نرائن گڑھ کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی تھے اور پھر موقوف کئے گئے تھے گرفتار ہوئے انہون نے اقبال کر لیا کہ ہمنے ہی یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کہ کسی ٹرین کو صدمہ پہونچے اور قلیون کو پھنسایا جاوے۔

توہم پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس سیل سے تعویذ لا کر اپنے بچے کو جب تک گھول کر نہ پلالین دودھ نہین پلاتے۔

جاپان مین تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہین اور ہندوستان مین ڈیڑھ کروڑ۔

لنڈن مین ایک کارخانہ مین گیس سے آگ لگ گئی قریب کے کارخانون مین پہونچگئی۔ آگ جلد بجھائی گئی کئی آدمی گم ہین۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دیگئی ہے۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متصل کے علاقہ جدران کے رہنے والون کی شرارتون سے تنگ آ گئے ہین اس لئے اقوام سنگال۔ جاجی اور کٹ وار کے لوگوں کے جرگون کو بخدمت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو فہمائش کی جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(جو نعمت اللہ صاحب گوہر سابق محرر دفتر بدر نے پہلے جلسہ تشحیذ الاذہان میں اور پھر حضرت اقدس کے حضور مسجد اقصیٰ میں پڑھی تھی۔)

خوشتر آن باشد کہ سِرِّ دلبران ※ گفتہ آید در حدیث دیگران

دارالامان قادیان

اہل دین کو تھی بڑی مدت سے تیری جستجو | صوفی و مُلا میں بھی اکثر تھی تیری گفتگو
ڈھونڈتے پھرتے تھے شیخ و شاب تجھ کو کو بکو | تھی بہت مشتاق تیری دیدۂ نظارہ جو

تو وہ عنقا تھی کہ تیرا کچھ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ تھی کہ مجنون نے تجھے دیکھا نہ تھا

تھا کوئی تجھ کو یمن کے جنگلوں میں ڈھونڈتا | کوئی کہتا تھا تیری تعبیر ہے اُم القریٰ
کوئی روم و شام ہی میں تھا بھٹکتا پھر رہا | جستجو میں الغرض تیری ہر اک دیوانہ تھا

ہند کی طرف۔ آہ! نہیں آنکھ اٹھاتے ہی نہ تھے
ایسے بھٹکے تھے کہ جیتی راہ پا [illegible]

کھائے غوطے مدتوں تک جب اسی گرداب میں | مل گیا آخر نشان تیرا میان پنجاب میں
ایک ہل چل پڑ گئی اسوقت شیخ و شاب میں | ماہ کامل ہو گیا منعکس تیرے آب میں

فخر موجوداتِ عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحاب عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ نبی ہاشمی کوثر کا جو مختار ہے | جس کے دم سے چشمۂ توحید اب سرشار ہے
جملہ سرکاروں سے بڑھ کر جس کی اک سرکار ہے | جسکی کامل پیروی سے سب کا بیڑا پار ہے

سچ ہوا فرمودہ اسکا مرحبا! صلِ علےٰ!
مجھ کو ہندوستان سے[۱] آرہی ٹھنڈی ہوا

ہند میں آئیگا مہدی رمز اسمین تھی یہی | پیشگوئی تھی بڑی یہ احمد مختار کی
اے مسلمانو! کیا غور اسپہ بھی تم نے کبھی | سرور عالم کا صدقہ ہند سے باز آجاؤ ہی

یاد رکھو۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آئیگا
تم میں کا ہر آدمی ننگ بشر کہلائیگا

بخت پر نازان ہو اپنے تو ہی اے ہندوستان | تخت پر تیرے ہوا آکنتیا براجمان
آگیا آخر تیرا مہدی۔ مسیحائے زمان | پھر نہ کیا بکیسے تو افلاس جنت نشان

سُن صدا بانگ جرس سے تو بڑی مدت سے ان
تیز چل! آگے نکل جائیگا وہ کاروان

اے مثیلِ مکہ! اے دارالامان اے قادیان | تیری خاطر بہ گئیں آنکھوں سے خون کی ندیان
تیری خاطر ہیں ہتھیلی میں ہزاروں سولیان | تجھ پہ قربان کر دئیے ہیں ہم نے سب آرام جان

۱ حدیث میں آیا ہے۔ مجھے ہندوستان سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

سینے برسوں ہی تلک ارزو پایا ہے تجھے
مال و زر خویش و اقارب کھو کے پایا ہی تجھے

خونِ دل کھایا کئے ہم ہجر میں برسوں تلک | خونفشان آنکھیں ہماری یہ رہیں برسوں تلک
چرخ تھا دشمن ہمارا اور زمین برسوں تلک | ہمکو راتوں نیند آئی ہی نہیں برسوں تلک

تب کہیں جا کر ملی ہے تو ہمیں اے قادیان
مال ہے کیا چیز! کیوں تجھ پہ فدا کر دیں نہ جان

ہم کہاں اور احمد مختار کا دلبر کہاں | مسجد اقصیٰ کہاں ہے محراب اور منبر کہاں
قادیان کے یہ سہانے دلکش منظر کہاں | نور دین۔ احسن کہاں اور صادق مخبر کہاں

شکر تیرا میرے مولا ہم سے کیونکر ہو ادا
خدمت مہدی کو تو نے آج ہم کو چن لیا

اب زمین اپنی الگ ہے آسمان سب سے الگ | جسم اپنا ہے نرالا اور جان سب سے الگ
بام مقصد اور ہے اور نردبان سب سے الگ | ہے فقیروں کا نیا بھیس اور شان سب سے الگ

راہ و رسمِ اہل دنیا سے نہیں ہم آشنا
ہم وہ فانی ہیں نہیں جن کو کبھی مطلق فنا

تیرا ثانی کوئی قریہ آج دنیا میں نہیں | آج ہے سکتے کے عالم میں نگاہ نکتہ بین
حق تو یہ ہے آج تو اے قادیان کی سرزمین | یثرب و مکہ سے رتبے میں ذرا بھی کم نہیں

آج یورپ اور امریکہ بھی ہیں تجھ پہ فدا
محو حیرانی کھڑا ہے آج سارا ایشیا

کون واقف تھا۔ ہے تو پوشیدہ ہندوستان میں | اندر ہے وہ گوہر نایاب تیری کان میں
جو کہ چمکیگا ستارے پر ترے اک آن میں | بیسیوں جگہوں پہ جس کا ذکر ہے قرآن میں

جس کے دم سے پھر پھلے پھولیگا چمنستان ہند
ڈھونڈیں گے کپڑوں سے جسکی برکتیں شاہان ہند

جس کے دور عدل میں تیغ غزا چلتی نہیں | شرک اور عیسیٰ پرستی کی ہوا چلتی نہیں
لاکھ سر ٹپکے عدو۔ اس کی ذرا چلتی نہیں | ہو گئی ہے کند سیف چشتیا چلتی نہیں

کوئی بھی خنزیر روئے ارض پہ چھوڑا نہیں
ہے صلیب ایسی کہاں۔ اُسنے جسے توڑا نہیں؟

بھائیوں کی کیا کہیں ہم آہ! اپنی داستان | لکھ نہیں سکتا قلم اور کہہ نہیں سکتی زبان
دیکھتے ہیں سینکڑوں ہی اپنی آنکھ سے نشان | چھوڑتے پھر بھی نہیں ہیں جہل اور نادانیان

کوچۂ اسلام سے ان کو ہوا آئی نہیں
ان کے آگے کچھ حقیقت میں مسیحائی نہیں

بعض اپنے زعم میں ہیں خیر خواہ اسلام کے | دوستِ نادان بنکر ہیں عداوت کر رہے
بعض آزادی کی دھن میں ایسے متوالے ہوئے | دھوبی کے کتے ہوئے گھر کے رہے نہ گھاٹ کے

ان بچاروں کو خبر کیا ہے؟ چیز کیا اسلام ہے
ہے مسلمانی کہاں؟ اسلام کا اک نام ہے

اے عزیزو! قادیان کے یہ کرشمے دیکھ کر | کیوں لبرٹی کے نشے میں ہو رہے ہو بیخبر
نور دین سے جبکہ ہو جائیں منور بحر و بر | خود بخود مل جائیگی تمکو لبرٹی ارض پر

کام آئیگا نہ تیرے پالیٹکس اے مہربان
جب دکھائیگا خدا اپنے نئے قہری نشان

ذ حقیت

اس حیاتِ چند روزہ کو بقا کچھ بھی نہیں۔ آدمی پانی کا ہے اک بلبلا کچھ بھی نہیں۔ ہے اگر کچھ۔ تو خدا ہے ماسوا کچھ بھی نہیں رکب سیکوت جائے۔ پتہ کچھ بھی نہیں۔ اُسکے گر جاؤ امام وقت کے قدموں پہ ہم۔ دولتِ دنیا و دین سے اپنی بھر لو جھولیان

ضرورت نکاح

۔۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۔ محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے ہیں تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مثل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت ۱۲ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجینگے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اسصورت میں اصل کتاب بھی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سروست بھی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی بھی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ لیکر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاختلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم ہر قرآن کریم کی دعائیں منظوم احمدی کامن۔ عیسٰی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عمر اور کمیشن ارسالیگا کتابوں پر ٹکٹ بہر حال ہم لگائینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ فٹ نوٹ۔ یاد رہے کہ سروست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے بھی خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کی طرف متعلق ضروری ہدائیتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گوریکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱ر

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ عبد الرحیم صاحب ... حضرت اقدس ... قیمت ۲ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عنہ

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں قیمت ار

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا۔ اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ الراقم محبوب عالم

ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد **حبوب مقوی**

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر نہایت مفید اثر رکھتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے پر تھکا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہائیت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں۔ ازانجملہ سرمہ عجیب۔ دھند۔ جالا سبل۔ خارش چشم۔ رتوندا۔ آنکھوں سے پانی بہنا اور بچپن اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمینی بکس عہ سفوف جریان ودو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بے کل اور بے چین اور کاہل رہتی ہو۔ پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ۔ خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دیسہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔